نعت خوانی کے فائدے

تصنیف : فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنّت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمدللہ وحدہ و الصلوۃ و السلام علی من لا نبی بعدہ'

الحمدللہ! ہمارے دور میں نعت خوانی کا خوب چرچا ہے اور انشاءاللہ تا قیامت ہوتا رہے گا۔

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا

پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والا

فقیر نے اس موضوع پر تین مستقل تصانیف لکھی ہیں اور وہ مطبوعہ ہیں لیکن چونکہ وہ ضخیم ہیں اس لئے بطور خلاصہ اس رسالہ میں چند فوائد عرض کر دیئے ہیں اور اس کا نام بھی رکھا ہے ''نعت خوانی کے فوائد'' اور اس کی اشاعت کے لئے عزیزم محمد اُویس رضا قادری کو اجازت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فقیر کی کاوش کو قبول فرمائے اور فقیر اور ناشر کے لئے موجب نجاتِ آخرت اور عوامِ اسلام کے لئے مشعلِ راہ بنائے۔

آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۲۷ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۲۷ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ بروز منگل

نعت کے لغوی و عرفی معنی

نعت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی کسی کی تعریف وتوصیف بیان کرنا اور حسن صورت وسیرت کو سراہنا ہے۔

لیکن اصطلاح شرع میں نعت سے مراد حضور سید عالم ﷺ کے حسن صورت وسیرت کا سراہنا ہے۔

قدیم عربی ادب کا مطالعہ کرنے سے یہ بات آشکار ہوتی ہے کہ قدیم عرب شعراء بھی اپنے محبوبوں کی مختلف حوالوں سے تعریفیں کرتے رہے ہیں لیکن اسے نعت نہیں کہتے تھے بلکہ مدح وقصیدہ کہتے۔ اس لئے قبل از اسلام عرب کلام میں شاید ہی کوئی مثال ملے گی کہ کسی شخصیت کی مدح وستائش میں لکھی گئی نظم کو نعت کہا گیا ہو۔

نعت اصنافِ سخن میں ایک انتہائی مشکل صنف ہے۔ اگر شاعر حد سے تجاوز کرتا ہے تو تقدیس الوہیت کی نورانی کرن اسے خاکستر کردے گی۔ اگر کمی کرتا ہے تو تقدیس رسالت کی تنقیص کا اندیشہ ہے۔

یوں کسی بھی سخن ور کے لئے نعت لکھنے سے بڑھ کر کوئی مشکل مقام نہیں ہوتا۔ اسلام کے روز آفرینش سے لے کر آج تک تمام شعراء سرکارِ ابد قرار قدسی مآب ﷺ کی ذاتِ والا صفات سے اپنے عشق ومحبت کا کسی نہ کسی صورت میں ضرور اظہار کرتے رہے ہیں۔ لیکن آج تک شعراء کا ایک گروہ ایسا بھی رہا ہے کہ جس سے تعلق رکھنے والے شاعر کا قلم جب بھی حرکت میں آیا تو بجز نعت نبوی اور کوئی دوسری چیز اس کے نوکِ قلم پر نہ آسکی۔

نعت نبوی ایک ایسا مقدس اور پاکیزہ وظیفہ ہے کہ جس کی سند براہِ راست حضور سید کائنات ﷺ سے ثابت ہے۔ صحیح بخاری میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ حضرت سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کو مسجد نبوی میں ممبر پر کھڑا کردیتے اوران سے اپنی نعت سنتے۔ پھر اسی پر اکتفا نہیں بلکہ ان کے لئے فرماتے "اللھم ایدہ بروح القدس" اے اللہ تو اس کی روح القدس کے ذریعے مدد فرما۔

چنانچہ اس طرح نبی اکرم ﷺ نے اپنے نعت خواں کو اپنی بارگاہ عالیہ میں مقبولیت کی سند فراہم کردی۔ حضرت کعب بن زہیر اپنے زمانۂ کفر میں نبی اکرم ﷺ کے خلاف خوب اشعار کہتے رہے لیکن جب وہ اسلام سے بہرہ ور ہوتے ہیں تو پھر اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کی نعت کہتے ہیں پھر کیا تھا وہی شخص جو بوجہ کفر کے اور بے احتیاطیوں کے واجب القتل قرار دیا جاچکا تھا۔ وہی شخص جب معافی مانگتے ہوئے معذرت خواہانہ طریقے سے حاضر ہوتا ہے تو اپنے قصیدہ "بانت سعاد" کی وجہ ردائے نبوی بطورِ انعام حاصل کرنے کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

تاریخ نعت گوئی کا مطالعہ کرنے والے کسی بھی صاحب فہم کی نظروں سے صاحب قصیدہ بردہ شریف حضرت شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ جو ایک سچے عاشقِ رسول ﷺ تھے کا واقعہ کہ جب عمر کے آخری حصہ میں ان پر فالج کا حملہ ہو گیا تو علاج بسیار کے باوجود جب کچھ افاقہ نہ ہوا تو مایوسی کے عالم میں عربی نعت لکھ کر رات کو اپنے سرہانے کے نیچے رکھ کر سو جاتے ہیں لیکن خوش بختی سے مقدر جاگ پڑتا ہے کہ مخدوم قدسیاں، سیاح لامکاں، سید عالم ﷺ اپنے اس محبّ صادق کو شرفِ زیارت سے نوازتے ہوئے یوں ارشاد فرماتے ہیں بوصیری! کہاں ہے ہمارا قصیدہ، وہ سناؤ۔ حضور ﷺ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے وہ قصیدہ شریف بطور ہدیہ بارگاہ نبوی میں پیش کرتے ہیں جسے سننے کے بعد

حضورِ اکرم ﷺ خوش ہوتے ہوئے اپنی چادر مبارک خواب ہی میں حضرت بوصیری کو مرحمت فرما دیتے ہیں گویا یوں نبی اکرم ﷺ اس قصیدے پر مہر تصدیق ثبت کر دیتے ہیں۔ اسی چادر کی مناسبت سے اس کو "قصیدہ بردہ" کہا جاتا ہے۔

حضرت بوصیری نعت مصطفیٰ ﷺ بیان کرتے ہوئے رطب اللسان ہیں۔

محمدسید الکونین والثقلین

والفریقین من عرب ومن عجم

هو الحبیب الذی ترجی شفاعة

لکل هول من الاهوال مقتحم

وکلهم من رسول الله ملتمس

غرفامن البحر اورشفامن الدیم

اس کی تفصیل فقیر کی "شرح قصیدہ بردہ شریف" میں مطالعہ فرمائیے۔

بہر حال نعت حضور ﷺ کے کمالات ومعجزات بیان کرنے کا نام ہے۔ نثر میں ہو یا نظم میں لیکن ہمارے دور میں اس کا اطلاق عرف عام میں منظوم کلام پر ہوتا ہے۔

نعت خوانی عبادت ہے

ہم اہل سنت حضور نبی کریم ﷺ کی نعت کو عبادت سمجھتے ہیں اور صحابہ کرام حضور نبی پاک ﷺ کی نعت خوانی کرتے اور اللہ کے حبیب ﷺ انہیں انعامات سے نوازتے چنانچہ مندرجہ ذیل روایات ملاحظہ ہوں۔

(۱) حاکم وطبرانی نے حضرت خزیم بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ "هاجرت الی الرسول الله ﷺ منعرفه من تبرك فنمعت العباس یقول یارسول الله انی ارید ان مدحت قال قال لا یفعفی الله فاء ك فقال۔"

قصیدہ عباسیه

من قلبها طبت فی الظلال وفی

مستورع حیث یخصف الورق

ثم هبطت البلاد ولا بشر

انت ولا مضغة ولاعلق

بل نطفة ترکب السفین وقد

الحجم نسرا واهله الغرق

منتقل من صائب الی رحم

اذامضی عالم بداطبق

وورودت بارالخلیل مسترا

فی صلبه انت کیف یحترق

حتی احتری بیتك المهیمن من

خندف علیاء تحتها النطق

وانت لماولدت اشوے قت

الارض وضاعت بنورك الافق

النوروسبل الرشاد نخترق

ترجمه

حزیم بن اوس کہتے ہیں کہ میں ہجرت کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تھے تو میں نے سنا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے یہ عرض کر رہے تھے کہ میرا دل یہ چاہتا ہے کہ میں آپ ﷺ کی مدح میں کچھ شعر کہوں! آپ ﷺ نے فرمایا کہو اللہ تمہارے منہ کو بے دندان نہ کرے۔ (زہے نصیب ان لوگوں کے جو آج کل شعروں میں نعت پڑھتے ہیں اور سنتے ہیں)

سو اُنہوں نے قصیدہ پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ آپ ﷺ پیدائش دنیا سے پہلے ہی پاک وصاف تھے بہشتی درختوں کے سایہ میں اور جنتی مکانوں میں جب کہ حلّے بہشتی اُتر جانے سے ''آدم وحوا'' اپنے ستر کے لئے پتے لپیٹتے تھے پھر آپ ﷺ زمین پر اُترے اور اس وقت نہ آپ جامہ بشری میں تھے اور نہ آپ کا گوشت کا ٹکڑا اور خون پستہ تھے بلکہ نطفہ تھے اور اسی حالت میں نوح علیہ السلام کی کشتی پر سوار ہوئے جب کہ نسر بت کو لگام دیا گیا تھا اور اس کے پوجنے والے غرق ہو گئے اور آپ باپوں کی پشت سے ماؤں کے رحم میں داخل ہوتے رہے۔ جب ایک قرن آپ کو ختم ہوا اور دوسرا شروع ہو گیا جب آپ ﷺ پیدا ہوئے تو آپ ﷺ کے نور سے زمین وآسمان منور ہو گئے اور آپ کی بزرگی یہاں تک ہے کہ آپ ﷺ کا شرف حاوی ہو گیا۔ بڑے بڑے عالی نسب والوں کو سو ہم آپ ﷺ کی اسی روشنی اور نور میں ہیں اور اسی نور کی بدولت ہدایت میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ آپ ﷺ ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں پوشیدہ تھے جب کہ ان کو آگ میں ڈالا گیا بھلا وہ کیوں کر جل سکتے۔ (خصائص الکبریٰ صفحہ ۲۹)

(۱) مواہب لدنیہ (۲) زرقانی (۳) نسیم الریاض۔ دیگر بکثرت محدثین نے اپنی اصل سندات کے ساتھ اس قصیدہ کو لکھا ہے۔

لطیفه

ہمارے نعت خوان یا شعراء کسی وقت صاحب مجلس سے نعت شریف پڑھنے کی اجازت طلب کرتے ہیں یہی طریقہ خیر القرون میں تھا چنانچہ طبرانی شریف میں ہے راوی کہتا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کی

''انا دن لی امتد حك قال قل الخ''

نتیجہ

ہمارا طریقہ بحمدہٖ تعالیٰ سنت نبوی ﷺ پر مبنی ہے لیکن افسوس کہ دورِ حاضرہ میں نعت خوانی کو بدعت سے تعبیر کیا جارہا ہے اور اس کے خلافِ سنت

خرد کا نام جنوں رکھ دیا اور جنوں کا نام خرد

(۲) صحیح مسلم صفحہ ۳۰۱ میں ہے حضور سرورِ عالم ﷺ نے اپنی نعت حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے سنی اور وہ نعتیہ اشعار یہ ہیں۔

هجوت محمدا نا جبت عنه

وعند الله فی ذالك الجزاء

هجرت محمدا برا اتقياء

رسول الله شمية الوفا

(۳) شرح مواہب لدنیہ یعنی زرقانی شریف میں ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مشرک میری ہجو کرتے ہیں آپ ان کا جواب دیں۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور اشعار پڑھے جن کا پہلا شعر یہ ہے۔

هل المجد الا السجود العرد والندیٰ

وجاه الملوك واحتمال العظائم

(۴) بخاری شریف میں ہے کہ حضور ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے منبر بچھا دیتے تھے اور کفار کی ہجو کرتے تو حضور سرورِ عالم ﷺ خوش ہو کر ان کے لئے دعائیہ کلمات فرماتے "اے اللہ حسان کی روح القدس سے مدد کر۔"

(۵) ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے متعلق مدحیہ کلمات ارشاد فرماتے۔

"هجاهم حسان فشفى واستشفى"

(۶) حضور نبی پاک ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے نعت سن کر انعام میں "شریں" نامی کنیز جو آپ ﷺ کے ساتھ تھی عطا فرمائی۔

(۷) حضورِ اکرم ﷺ نے سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کو قصیدہ "بانت سعاد" کے انعام میں ایک چادر مبارک عطا فرمائی جسے بعد میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے ورثہ سے زر کثیر انعام دے کر تبرک کے طور پر حاصل فرمالی۔

(۸) تفسیر قرطبی میں ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ ایک شعر عرض کیا

جاء السخنية کی تغالب ربها

وليغلبن مغالب الغلاب

حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا

"لقد مدحك الله تعالیٰ یا کعب فی قولك هذا"

اے کعب تیرے اس شعر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تیری مدح فرمائی ہے۔

شرح شعر مذکور

سخینہ بروزن سفینہ اس سے قریش مراد ہیں دراصل سخینہ طعام کو کہا جاتا ہے جو آٹے سے تیار کیا جائے۔

(المنجد) چونکہ قریش اسے بکثرت استعمال کرتے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئے۔ لیغلبن بصیغنه مجهول، مغالب بصیغه اسم فاعل الغلاب بصیغه مبالغه۔

ترجمہ

قریش آئے تاکہ اپنے رب پر غلبہ پائیں لیکن ہر غلبہ کرنے والا بڑے غالب سے مغلوب ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے۔

(۹) ایک روایت میں ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب سے فرمایا

"ان الله تعالیٰ لم ینس ذلك لك"

بے شک اللہ تعالیٰ تیرے اس شعر کو نہیں بھولے گا۔

(تفسیر درمنشور صفحہ ۲۴۰، جلد ۵)

(۱۰) خصائص الکبریٰ، مواہب لدنیہ اور شرح زرقانی اور دلائل النبوۃ للبیہقی (صفحہ ۱۶۴، جلد ۲) میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں نابغہ جعدی نے دوسو اشعار کا قصیدہ پیش کیا ان میں سے دو شعر یہ تھے۔

اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"لایفضض الله فاك ای لایسقطا الله اسنافك ای لا یسقط الله اسنان فيك"

"یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کی مہر کو نہ توڑے یعنی تمہارے دانت نہ گریں اور منہ کی رونق نہ بگڑے۔"

ترجمہ اشعار

اس حوصلہ میں بھلائی نہیں جس میں حدتِ غضب سے بچانے کی تدبیر نہ ہو یعنی جو اس کے ساقی کو کچھ درد ہونے سے محفوظ نہ رکھ سکے اور اسی علم میں خیر نہیں جو علم والا حلیم نہ ہو کہ کوئی امر پیش آئے اور وہ اپنے ہلاکتوں سے نہ بچا سکے۔

معجزہ یا برکت از ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

راوی کہتا ہے کہ باوجود یہ کہ برس سے زیادہ ان کی عمر ہوئی مگر دانت ان کے سب اچھے تھے اور کوئی دانت اگر ان کا گرتا تو اس کی جگہ دوسرا دانت نکل آتا۔ کرز ابن اسامہ کہتے ہیں کہ میں نے نابغہ کے دانت دیکھے جو موتیوں سے زیادہ سفید تھے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا اثر ہے۔

نابغہ کی عمر کی تحقیق

اصابہ میں لکھا ہے کہ نابغہ کی عمر میں اختلاف ہے حاکم نضر بن شمیل سے اور وہ منتجع اعرابی قول کرتے ہیں کہ میرے ملاقاتیوں میں سب سے بڑی عمر والے نابغہ جعدی تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ ایامِ جاہلیت میں تمہاری عمر

کتنی گزری کہاد وار۔ شمیل کہتے ہیں کہ مراد اس سے دوسو برس ہیں اور اصمعی کہتے ہیں نابغہ دوسوتیس برس زندہ رہے اور ابن قتیبہ کہتے ہیں کہ ان کا انتقال اصبہان میں ہوا اور اُس وقت اُن کی عمر دوسوتیس برس تھی۔

سوال

اشعار میں تو علم وحلم کے فضائل کا بیان ہے اور تم نعت خوانی کا ثبوت پیش کر رہے ہو۔ تمہارے مضمون سے یہ دلیل مطابقت نہیں رکھتی۔

جواب

اگر چہ جس مضمون پر حضور ﷺ نے خوش ہوکر دعا دی وہ ایک عام بات ہے کہ حلم کو غضب اور علم کو حلم ہونا چاہیے لیکن چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ بات ظاہر تھی کہ جیسے حضور ﷺ نے **علیٰ وجه الكمال** یہ صفتیں ظہور پذیر ہوتی ہیں اور دوسروں سے ظہور پذیر نہیں ہوتی ہیں اس لئے شاعر نے گو صراحۃً مصداق معین نہ کیا لیکن مقصود اس سے توصیفِ رسول مقبول ﷺ تھی جس کو حسبِ قول مشہور **الكناية افصح من الصراحة** کے طریق بیان کیا۔

خلاصہ یہ کہ دونوں شعروں میں حضور ﷺ کی نعت ایسے طور پر ہوئی کہ گویا ان صفات میں کوئی حضور ﷺ کا شریک نہیں۔

حضرت امام محمد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

منزه عن شريك فى محاسنه

فجواهر الحسن فيه غير منقسم

ترجمه

حضور نبی پاک ﷺ اپنے محاسن میں شریک نہیں رکھتے اور آپ ﷺ کے حُسن کا جوہر کبھی تقسیم نہیں ہوسکتا۔

ابن رواحه شاعر و صحابى كو نبوى انعام

عن انس انه ﷺ دخل مكة فى عمرة القضاء و ابن رواحه بين يديه وهو يقول:

خلوا نبى الكفار عن سبيله○اليوم نضربكم علىٰ تنزيله ضربا يزيل الهام عن مقيله○ويذهل الخليل عن خليله

"فقال عمر ابن رواحه بين يدى رسول الله ﷺ و فى حرم الله تقول شعرا فقال له(ﷺ) نهل عنه باعمر فهى فيهم اسرع من نضح النبل كنا فى المواهب اللدنية و شرحه للزرقانى۔"

یعنی مواہب لدنیہ اور اس کی شرح زرقانی میں روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ جب حضور ﷺ عمرہ قضا کرنے کے لئے مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو اُس وقت حالت یہ تھی کہ حضرت محمد ﷺ کے آگے آگے ابن رواحہ یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے۔ جس کا یہ ترجمہ ہے "ہٹو اے اولادِ کفار حضرت محمد ﷺ کے راستہ سے آج ہم تم کو حضور ﷺ کی کتاب کے حکم سے وہ مار ماریں گے کہ سروں کو گردنوں سے جدا کردے اور دوست کو دوست سے بھلا دے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابن رواحہ رسول اللہ ﷺ کے روبرو اور حرم میں تم یہ اشعار پڑھتے رہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا

کہ اے عمر (رضی اللہ عنہ) ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو کہ ان کے اشعار کفار کے دلوں میں تیر سے جلد تر سرایت کرتے ہیں۔

فائدہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو روکنا مسئلہ کی توضیح کے لئے تھا کہ کوئی آئندہ جرأت نہ کر سکے کہ اشعار نعتیہ ناجائز ہیں۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف اجازت بخشتے ہیں بلکہ اس کے فوائد بھی بتاتے ہیں کہ یہ اشعار کفار کے دلوں میں تیر سے زیادہ سرایت کر جاتے ہیں۔ کچھ آج کل میں بھی یہی حالت ہے کہ جب ہم نعت خوانی کرتے ہیں تو بعض دلوں کے زخم پھٹنے لگ جاتے ہیں جس کا اثر یوں ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بدعت ہے۔

دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں محفل نعت کا ایک خوبصورت منظر

سہروردیہ سلسلہ کے بانی سیدنا شہاب الدین سہروردی قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک بزرگ سمندر کے کنارے جدہ کی جامع مسجد میں معتکف تھے۔ ایک دن اُنہوں نے مسجد کے ایک گوشے میں کچھ لوگوں کو اشعار پڑھتے دیکھا یہ بات انہیں ناگوار محسوس ہوئی اور اُنہوں نے دل میں کہا "خدا کے گھر میں یہ لوگ شعر پڑھ رہے ہیں" اس کے بعد خواب میں اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور دیکھا مسجد کے اسی گوشہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کچھ اشعار پڑھ رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بغور سماعت فرما رہے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک اس طرح سینہ پر رکھا ہوا ہے جس طرح کوئی وجد کی حالت میں اپنے سینہ پر رکھتا ہے۔ یہ دیکھ کر اس بزرگ نے دل میں کہا کہ مجھے مناسب نہیں کہ میں ان لوگوں سے اظہارِ بیزاری کرتا جو مسجد کے اسی گوشہ میں شعر سنا رہے تھے۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی سن رہے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں۔ بزرگوں کا کہنا ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اشعار سنتے ہوئے فرما رہے تھے یہ برحق بحق یا حق از حق ہے۔ (عوارف المعارف)

شعر سننے کا ذوق صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں تھا اکثر صحابہ شعر بھی کہتے تھے۔ ارمغانِ نعت ۲۲ صحابہ کرام کا کلام نمونہ شائع کیا گیا ہے۔ صحابہ کرام شعر خوانی کے لئے اجتماع بھی کرتے تھے۔

شبلی نعمانی کی مشہور کتاب "الفاروق" میں امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شعراء کا بڑا احترام کیا کرتے تھے اور بعض شعراء کے وظائف مقرر کر رکھے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات گئے تک سنتے رہے پھر ارشاد فرمایا "شعر پڑھنا بند کرو اور تلاوتِ قرآن میں مشغول ہو جاؤ۔"

فوائد نعت شریف

اچھی آواز بھی اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے اس سے دل و دماغ بہت جلد متاثر ہوتے ہیں اور روح کیف و سرور میں ڈوب جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام مناسب خوش الحانی سے زبور وغیرہ کی تلاوت کیا کرتے تھے بہت سے انسان، جنات اور پرندے ان کی آواز پر جمع ہو جاتے تھے۔ آپ نے حضرت ابوموسیٰ

اشعری رضی اللہ عنہ کی تعریف میں فرمایا انہیں حضرت داؤد علیہ السلام کی مزامیر سے ایک مزمار دیا گیا ہے۔

(عوارف المعارف)

فاضل بریلوی

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے دلوں میں محبت رسول ﷺ پیدا ہو تو خوش الحان نعت خوانوں سے حضور ﷺ کی نعتیں سنو۔

نعت خوانی پر انعامِ نبوی

حضرت محمد ابوالمواہب شاذلی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے مجلس میں یہ نعت پڑھی۔

محمد بشر لا کاالبشر بل هو یاقوت بین الحجر

پیارے محمد ﷺ بشر ہیں لیکن حضور ﷺ کی مثل کوئی بشر نہیں آپ ﷺ تو ایسی شان والے ہیں جیسے پتھروں میں یاقوت۔

مجھے نبی پاک ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے فرمایا

''قد غفر اللّٰہ لك ولكل من قالها معك''

اللہ تعالیٰ نے تجھے اور تیرے ساتھ جتنے یہ نعت شریف پڑھنے والے تھے سب کو بخش دیا۔

اس کے بعد حضرت ابوالمواہب اپنے آخری دم تک یہ نعت شریف پڑھتے رہے۔

(طبقاتِ الکبریٰ صفحہ ۶۹ جلد ۲)

فائدہ

اس سے ہماری محفلِ نعت کا وہ طریقہ خوب ثابت ہوتا ہے کہ جس میں ہمارا نعت خوان اپنی نعت خوانی میں سامعین کو بعض اشعار میں اپنے ساتھ کر لیتا ہے۔ اس سے ہم سب کو اس طرح صلہ نصیب ہونے کی اُمید رہتی ہے جیسے شاذلی مرحوم کو نصیب ہوا۔

بہر حال نعت خوانی ایک عبادت ہے اسے بدعت سمجھنا یا کہنا بدبختی ہے۔ غلط شاعروں یا لالچی نعت خوانوں اور ان کے غلط کردار کا سہارا لے کر ناجائز قرار دینا اسلام کے نام منہ چڑانا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں شیخ سعدی کے ذیل کے شعر پر زندگی گزارنے کا موقع نصیب ہو جائے۔

زماں تابود در دھاں جائے گیر ثنائے مصدبودِ دل پذیر

زبان جب تک منہ میں ہے ہمیں تو رسول اللہ ﷺ کی ثناء خوانی کرنی چاہیے۔

آخر میں دعا ہے کہ بارگاہِ مولیٰ عزوجل میں حضرت سفیر صاحب کے کلام کو بارگاہِ رسول ﷺ میں اس طرح شرفِ قبول ہو جیسے امام بوصیری اور شیخ سعدی و عارف جامی اور امام احمد رضا بریلوی قدست اسرارہم کے کلام مقبول ہوئے۔ آمین

بجاہ طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین